تبصرہ نگار: ن، ر

تبصرے کے لئے کتاب کے دو نسخے ارسال کرنا ضروری ہے۔ پمفلٹ نما کتابچوں پر تبصرہ نہیں کیا جائے گا۔ (ادارہ)

المیسّر في علم علل الحدیث: تالیف: سید عبدالماجد الغوری، ناشر: زمزم پبلشرز کراچی، صفحات: 302، سائز: 20×30/8، قیمت: 300 روپے۔

"علوم حدیث" کی بے شمار اقسام ہیں، امام ابوبکر حازمیؒ "العجالة" میں لکھتے ہیں: علم الحدیث یشتمل علی أنواع کثیرة تبلغ مائة، کل نوع منها علم مستقل، لو أنفق الطالب فیه عمره لما أدرك نهایته. بعض نے کہا ہے کہ علوم حدیث کی ڈیڑھ سو انواع ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ مشکل، پیچیدہ، دقیق اور غامض قسم "علم علل الحدیث" ہے، بل کہ تمام علوم حدیث میں یہ سب سے اشرف اور سب کا سردار ہے، اس کی مہارت صرف انہی لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو حفظ واسع، طویل تجربہ وممارست، فہم ثاقب، مراتب رواۃ کی کامل معرفت اور اسانید ومتون سے متعلق قوی ملکہ سے بہرہ ور ہوں۔ بل کہ اس سے بھی بڑھ کر صحیح بات یہ ہے کہ یہ علم الہامی ہے، چنانچہ علل حدیث کے عالم سے اگر پوچھا جائے کہ یہ بات آپ نے کہاں سے کہی ہے اور اس کا ماخذ کیا ہے تو اس کے پاس دلیل نہیں ہوگی۔ چنانچہ امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ کہتے ہیں: "في معرفة علم الحدیث إلهام، لو قلت للعالم بعلل الحدیث: من أین قلت هذا؟ لم یکن له حجة"۔ اسی طرح ایک شخص نے امام ابوزرعہ رازیؒ سے حدیث کو معلل قرار دینے کی حجت کے بارے میں سوال کیا، تو انہوں نے اسے خوب سمجھایا، آخر میں اس شخص نے کہا: أشهد أن هذا العلم إلهام .

اس موضوع پر قدیماً وحدیثاً سینکڑوں کتب لکھی جا چکی ہیں، دور حاضر میں بھی اس پر بہت اچھی اور مفید کتابیں منظر عام پر آئی ہیں، جن میں سب سے اچھی اور انتہائی مفید کتاب "معرفة مدار الإسناد وبیان مکانته في علم علل الحدیث" ہے، جو شیخ محمد مجیر خطیب حسنی کی ہے، ایک اور کتاب "لمحات موجزة في أصول علل الحدیث" بھی ہے جو شیخ نورالدین عتر کی ہے، یہ پہلی مستقل کتاب ہے جو اس علم میں تصنیف کی گئی ہے، یہ علل حدیث کے انتہائی عمدہ مباحث اور بیش بہا فوائد پر مشتمل ہے۔

اس وقت ہمارے پیش نظر جو کتاب ہے، وہ سید عبدالماجد غوری ہی کی "المیسر في علم علل الحدیث" ہے، یہ کتاب عربی میں ہے، اس کے مضامین کچھ یوں ہیں: علت کی لغوی واصطلاحی تعریف، محدثین کے ہاں علت کے اطلاقات، حدیث معلّل کی تعریف اور مثالیں، علم علل حدیث کی تعریف، علم علل اور علم جرح وتعدیل میں فرق، علم علل اور حدیث معلل میں فرق، علم علل کی تاریخ، اہمیت، فوائد اور مرتبہ، حدیث میں علت کے تیرہ اسباب، ہر سبب کی مثالوں کی روشنی میں تشریح، علم علل حدیث کے چوبیس ماہرین کا تعارف، اُناسی (۷۹) کتب علل کا تعارف...... اس فن کے شائقین اور خصوصاً مبتدئین کے لئے یہ کتاب ایک بہترین رہنما ہے، جس میں انہوں نے انتہائی آسان اور دل نشین اسلوب میں اس علم کی تاریخ، نشأۃ، اہمیت، حدیث کے معلل ہونے کے اسباب اور حدیث میں علتوں کے تلاش کے طریقوں پر مثالوں کی روشنی میں ٹھوس مستند عالمانہ بحث کی ہے، اور ہر مبحث پر انتہائی محنت اور عرق ریزی کرکے تحقیق وتدقیق سے بھرپور مواد جمع کیا ہے۔ فاضل مؤلف عالم عرب کے نامور محدث شیخ نورالدین عتر کے شاگرد ہیں، وہ اب تک علوم حدیث پر متعدد گراں قدر کتب تالیف کرچکے ہیں، ان کی ہر کتاب علوم حدیث میں ان کی بصیرت اور گہرائی وگیرائی کی شاہد ہے۔ کتاب بڑی خوش ذوقی اور حسن اہتمام کے ساتھ شائع کی گئی ہے، امید ہے علمی حلقے اس کی کما حقہ قدردانی کریں گے۔

تعلیم الصیغة تعریب علم الصیغة: مؤلفہ: حضرت مولانا مفتی عنایت احمد صاحبؒ،
مترجم: مولانا طاہر صدیق اراکانی، صفحات: 145، سائز: 20×30/8، قیمت: درج نہیں، ناشر: مکتبۃ الرشید 36/G، لانڈھی، کراچی۔

"علم الصیغہ" عربی گرامر کی شاخ "علم التصریف" میں انتہائی مفید ترین کتاب ہے، جس میں علم صرف کے تمام ضروری اور اہم مسائل ومباحث کو انتہائی اختصار وجامعیت کے ساتھ دل نشین اور آسان اسلوب میں بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو حد درجہ مقبولیت عطا فرمائی۔ یہ کتاب گزشتہ کئی عشروں سے برصغیر پاک وہند کے تقریباً تمام مدارس میں داخل نصاب ہے۔ عربی زبان سیکھنے والے طلبہ کے لئے یہ انتہائی مفید کتاب ہے، مگر اس کی زبان چونکہ فارسی ہے، جس کے ساتھ ہمارے اس خطہ کا تعلق انتہائی کمزور ہے، کیونکہ فارسی ہمارے خطے کی قومی زبان ہے، سرکاری اور نہ ہی تدریسی وتعلیمی، پھر اس دور کی نئی نسل کا وہ کمزور تعلق بھی اب اس سے نہیں رہا۔ اس کے علاوہ یہ بھی ایک مسلم حقیقت ہے کہ عربی زبان سیکھنے کے لئے فارسی کو ذریعہ بنانا طالب علم پر ایک اور بوجھ کا اضافہ کرنا ہے، یعنی عربی سیکھنے کے ساتھ ساتھ وہ فارسی بھی سیکھے، اس لئے ضرورت تھی کہ اس کتاب کو عربی زبان میں منتقل کیا جائے۔

زیر تبصرہ کتاب "تعلیم الصیغة تعریب علم الصیغة" میں اسی ضرورت کو پورا کیا گیا ہے۔ مترجم مولانا طاہر صدیق اراکانی صاحب جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ اور جامعہ دارالعلوم، کراچی کے فاضل ہیں اور حالاً جامعہ دارالعلوم کراچی